بقیہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

وہ تمام اخبارات جوکہ رد لفضارٰی کے بارے مین یورپ اور امریکہ سے آئے تھے پڑھے جانے کے بعد میان گل محمد صاحب نے حضرت اقدس کو اپنی طرف مخاطب کیا اور کہا کہ مین آپکے کہنے کے مطابق آیا ہون ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کو بذریعہ تار اور خط کے منع کردیا تھا کہ آپ نہ آوین ۔ علالت طبع اور ایک ضروری کام مین مصروفیت کی وجہ سے فرصت نہین ۔ اب آپ آگئے ہین تو مجھے آپکے آنے کی خوشی ہی اور مین چاہتا ہون کہ کوئی تحقیق کیواسطے میرے پاس آوے ۔ زمانہ دن بدن راستی اختیار کرتا جاتا ہے ۔ عیسائی مذہب کی تردید اور کسر صلیب کے لئے جو کچھ مجھے خدا نے عطا کیا ہی اس کو تبلانے کو مین ہر وقت طیار ہون لیکن دوسرے موقعہ پر جب آپ آوین گے تو جیسے آپکا حق ہوگا کہ سوال کرین ویسا ہی میرا حق ہوگا ایک سوال کرون اور وہ سوال صرف مسیح کی الوہیت تثلیث اور چال چلن کی نسبت ہوگا لیکن جیسے مین نے اس سوال کو مشخص کردیا ہے ویسے ہی آپ کو لازم ہے کہ آپ بھی اپنے سوال کو مشخص کردیوین کہ طیاری کا موقعہ ملجاوے
گل محمد صاحب ۔ ہان آپ بھی ایک سوال کرین جیسے کہ مجھے تلاش حق کی ضرورت ہے ویسے ہی آپ پر ضروری ہے کہ آپ اظہار حق کرین +

حضرۃ اقدس ؑ ۔ یہ آپ سچ کہتے ہین مگر میرا اظہار حق کی شہادۃ تو یورپ اور امریکہ دے رہا ہے ابھی آپکے سامنے اخبارات پڑھے گئے ہین +

گل محمد صاحب ۔ لیکن ایک بات ضروری ہی کہ اگر مین دوسرے موقعہ پر آؤن اور آپکو پھر فرصت نہو تو چونکہ مین ایک غریب آدمی ہون اس لئے آمد و رفت کا خرچہ آپ پر ہوگا

حضرۃ اقدس ؑ ۔ اگر غریب ہو تو آمد و رفت کا کرایہ ہم دیدیا کرین گے اگر ہم اس طرح بوجہ نہ ہونے فرصت کے سو دفعہ واپس کرین گے تو سو دفعہ کرایہ دیوین گے +

میان گل محمد صاحب نے کرایہ اس دفعہ کا طلب کیا اور اُسی وقت ان کی غربت کا خیال کرکے ان کی درخواست پر ۱۲ روپیہ ان کو دیدے گئے ان حالات پر بعض احباب مین چرچا ہوا تو میان گل محمد صاحب نے حضرۃ اقدس ؑ کو مخاطب ہوکر کہا ۔

گل محمد صاحب ۔ آپ تو تمسخر کرتے ہین +

حضرۃ اقدس ؑ ۔ یہ یاد رکھئے ہمارے کام محض اللہ ہین یہان تمسخر اور مذاق نہین ہر ہم تو ہر ایک بات پر اوپر ڈالتے ہین اگر تمسخر ہوتا تو یہ زیر باری کیون اختیار کرتے اور نہین روپیہ آپ کو دیدیتے بلکہ تلاش حق کے لئے تو کوئی لنڈن سے بھی چلکر آوے تو ہم اس کا کرایہ دینے کو تیار ہین +

اس کے بعد عشا کی اذان ہوئی اور گل محمد صاحب کو رخصت کیا گیا +

---

۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

آج کے دن میان گل محمد صاحب نے پھر ایک بحث کھڑی کی اور حضرۃ اقدس کی تحریر لینے کی کوشش کی تاکہ لاہور مین وہ پیش کرسکین ۔ چونکہ حضرۃ اقدس کتاب تذکرۃ الشہادتین کی تصنیف مین مصروف تھے اور آپکو بالکل فرصت نہ تھی آپنے مفتی محمد صادق صاحب کو جنہون نے میان گل محمد صاحب سے ملاقات اور گفتگو مین کمال انٹرسٹ لیا تھا فرمایا کہ وہ جواب دیوین ۔ مگر میان گل محمد صاحب کس کی ماننے تھے آخر ان کے بڑے اصرار سے حضرۃ اقدس نے پھر ان کو ایک تحریر دی جس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین +

نقل رقعہ منجانب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
بنام میان گل محمد صاحب عیسائی

بشرط خیر و عافیت اور نہ پیش آنے کسی مجبوری کے میری طرف سے یہ وعدہ ہے کہ اگر ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد میان گل محمد صاحب اس بات کی مجھے اطلاع دین کہ وہ قادیان مین آنیکے لئے طیار ہین تو مین ان کو بلا لون گا ۔ تا جو سوال کرنا ہو وہ کرین

سوال صرف ایک ہوگا اور فریقین کے لئے جواب اور جواب الجواب دینے کے لئے چار دن کی مہلت ہوگی اور اپنی چار دنون کے اندر میرا بھی حق ہوگا کہ یسوع مسیح اور اس کی خدائی کی نسبت یا انجیل اور توریت کے تناقض کی نسبت جو عیسائیون کے موجودہ عقیدہ سے پیدا ہوتا ہے کوئی سوال کرون ایسا ہی ان کا حق ہوگا کہ وہ جواب دین پھر میرا حق ہوگا کہ جواب الجواب دون اور یہ امر ضروری ہوگا کہ میان گل محمد صاحب قادیان سے جانے سے پہلے مجھے اطلاع دین کہ وہ اسلام یا قرآن شریف پر کیا اعتراض کرنا چاہتے ہین تا ہم بھی دیکھین کہ واقعی وہ اعتراض ایسا ہی کہ یسوع مسیح کی انجیل یا اس کی چال چلن یا اس کی نشانون پر وارد نہین ہوتا گو مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسے لوگون کو مخاطب کرون کہ اب بھی اور اس زمانہ مین اس شخص کو جسکے انسانی ضعف اس کی اصل حقیقت کو ظاہر کر رہے ہین خدا کر کے مانتے ہین مگر ہمارا فرض ہے کہ ذلیل سے ذلیل مذہب والون کو بھی ان کے چیلنج کے وقت رد نکرین اس لئے ہم رد نہیں کرتے بالآخر یہ ضروری ہو کہ وہ اپنا صحیح اور پورا پتہ لکھکر مجھے دین تا میرے جواب کے پہونچنے مین کوئی دقت پیش نہ آوے یعنی لاہور مین کہان اور کس محلہ مین رہتے ہین اور پورا پتہ کیا ہو مکرر یہ کہ آپکے اطمینان کے لئے جیسا کہ رات کو آپنے تقاضا کیا تھا مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ اگر آپ میرے لکھنے پر قادیان مین آدین اور میری کسی مجبوری سے بغیر مباحثہ کے واپس جاوین تو مین دو طرفہ آپ کو لاہور کا کرایہ دونگا اور جو رات کو آپ کو مبلغ تین روپیہ دیئے گئے ہین اس مین آپ ہرگز یہ خیال نہ کرین کہ کسی حرجہ کے رو سے آپ کا یہ حق تھا کیونکہ جس حالت مین ہم نے اپنی گرہ سے خرچ اٹھا کر آپ کو روکنے کے لئے لاہور مین تار بھیجدیا تھا اور تین خط بھی بھیجے پھر اس صورت مین آپکا یہ نقصان آپکے ذمہ تھا مگر مین نے محض مذہبی مروت کے طور پر آپ کو تین روپے دئیے ورنہ کچھ آپ کا حق نہ تھا ایسا ہی اس وقت تک کہ آپ کی نیت مین کوئی صریح تعصب مشاہدہ نہ کرون ایسا ہی ہر ایک دفعہ تعزیر کے کسی حق کے کرایہ دے سکتا ہون محض ایک نادار خیال کر کے نہ کسی اور وجہ سے

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد
۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

یہ رقعہ لیکر پھر بھی میان گل محمد کو قرار نہ آیا اور جب کہ ظہر کے وقت حضرت اقدس ع تشریف لائے تو کہنے لگے جو الفاظ مین ایزاد کرانا چاہتا ہون وہ کر دو مگر خدا کے مسیح ع نے اسے مناسب نسمجھا اور آخر میان گل محمد صاحب رخصت ہوئے۔

۷ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نمازین جمع کر کے ادا ہوئین اور شام کے وقت حضرت اقدس ع کی طبیعت علیل ہو گئی اور درد گردہ کی تکلیف محسوس ہوئی ⁂

۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

بوجہ علالت طبع حضرۃ اقدس کسی نماز با جماعت مین شامل نہو سکے

۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

بہ نسبت کل کے آج آپ کی طبیعت بہ فضل خدا رو بصحت رہی مگر تاہم صبح کی نماز با جماعت مین شامل نہو سکے اور کتاب کی تکمیل کے لئے مغرب اور عشاء کی نمازین جمع ہوئین جمعہ آپنے مسجد مبارک مین ادا کیا ⁂

۱۰ و ۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

ان دونون مین بھی ظہر و عصر کی نمازین بوجہ ضرورت دینی کے جمع ہوتی رہین ⁂

۱۲ و ۱۳ و ۱۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

۱۴ - اکتوبر کو پھر ظہر و عصر کی نمازین جمع ہوئین اور باقی کل نمازین حضرت اقدس علیہ السلام نے با جماعت ادا کین شام کے وقت ایک مختصر تقریر دنیا کی تلخیون پر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے ⁂

دنیا تعجب ہے کہ انسان اس مین راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس مین بڑی بڑی تلخیان ہین - خویش و اقارب کو ترک کرنا - دوستون کا جدا ہونا - ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا - البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست - انسان ایک لحظہ مین خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ مین اسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہو تو پھر خوشی کا مزا نہین آتا جیسے کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جب کہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے

۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے ایک بیگم صاحبہ کا پیغام آکر دیا کہ وہ کہتی ہین کہ اگر میرا فلان فلان کام ہو جاوے تو میرا سب جان و مال آپ پر قربان ہو۔ حضرت اقدس ع نے فرمایا کہ خدا تعالے کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہ کرنی چاہئے اور نہ خدا تعالیٰ رشوت چاہتا ہے ہم بھی دعا کرین گے اور ان کو بھی چاہئے کہ عجز و انکسار سے اس کی بارگاہ مین دعا کرین

قرآن شریف وحدیث شام کے وقت حضرت اقدس نے قرآن شریف اور حدیث کے ذکر پر فرمایا کہ اگر صرف احادیث پر انحصار کیا جاوے اور قرآن کریم سے اس کی صحت نکی جاوے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک انسان کے سر کو کاٹ دیا جاوے اور صرف بال ہاتھ مین رکھ دیئے جاوین اور کہا جاوے کہ یہی انسان ہے حالانکہ بال کی زینت اور خوبی اسی وقت ہے جبکہ انسان کے ساتھ ہون ایسے ہی حدیث اسی وقت کوئی شے اور قابل اعتماد ہو سکتی ہے جبکہ قرآن شریف اس کے ساتھ ہو۔ احادیث کے اوپر نہ تو خدا کی مہر ہے نہ رسول اللہ صلعم کی۔ اور قرآن شریف کی نسبت خدا تعالی فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - اسی لئے ہمارا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف سے معارض نہ ہونیکی حالت مین ضعیف سے ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاوے۔ لیکن اگر کوئی قصہ جو کہ قرآن شریف مین مذکور ہو اور حدیث مین اس کے خلاف پایا جاوے مثلاً قرآن مین لکھا ہے کہ اسحاق ع ابراہیم ع کے بیٹے تھے اور حدیث مین لکھا ہوا ہو کہ وہ نہین تھے تو ایسی صورت مین حدیث پر کیسے اعتماد ہو سکتا ہے

من بنی اسرائیل مسیح موعود کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ اسرائیلی مسیح ہوگا بالکل غلط ہے قرآن شریف مین صاف لکھا ہے کہ وہ تم مین سے ہوگا جیسے کہ سورہ نور مین ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم پھر بخاری مین بھی منکم ہی ہے پھر مسلم مین بھی منکم ہی صاف لکھا ہے۔ ان کمبختون کو اس قدر خیال نہین آتا کہ اگر اسی مسیح نے پھر آنا تھا تو منکم کی بجائے من بنی اسرائیل لکھا ہوتا اب قرآن شریف اور احادیث تو پکار پکار کر منکم کہہ رہے ہین مگر ان لوگون کا دعوے من بنی اسرائیل کا ہے۔ سوچکر دیکھو کہ قرآن کو چھوڑین یا ان کو ⁂

مفتری اور ان کے انجام

خدا تعالے کی غیرت اس امر کا ہرگز تقاضا نہین کرتی کہ ایک شخص جو کہ اس کی طرف سے مامور نہین ہے یا اسے خدا نے اپنے مکالمہ سے شرف نہین بخشا تو وہ افترا کے طور پر اپنی کلام کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کی طرف سے مامور شدہ قرار دے جس قدر آسمانی کتابین ہین ان تمام مین اس امر کا ثبوت پایا جاتا ہے کہ مفتری علی اللہ ہمیشہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے

دعاوی پر قائم رہکر وہ کبھی لمبی عمر نہین پا سکتا - غرضیکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ماموریت کے مدعی ہون ان کی صداقت کا بڑا بھاری معیار خدا تعالے نے ان کی کامیابی اور ان کے دشمنون کی ناکامی کو قرار دیا ہے جیساکہ خود قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین - فما منکم من احد عنہ حاجزین - وانہ لتذکرۃ للمتقین - یعنی اگر آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالے پر کوئی بات بناکر کہتے تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور رگ گردن کو کاٹ ڈالتے اور کسی کی طاقت نہ ہوتی کہ اس بات سے وہ ہم کو روک سکتا اور متقیون کے لئے یہ ایک نصیحت ہو - آنحضرۃ صلعم اپنے دعوے بعثت سے ۲۳ سال تک زندہ رہے پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک مفتری کم از کم اپنے دعوے پر ۲۳ سال کی عمر نہین پا سکتا ضرور ہے کہ وہ اس عرصہ سے پہلے پہلے ہلاک ہو بشرطیکہ اس نے اپنے دعوے سے توبہ نہ کی ہو - کیونکہ اگر یہ مان لیا جاوے کہ ایک مفتری علی اللہ اپنے دعوی پر ۲۳ برس کی عمر پا سکتا ہے تو ایسی صورت مین پھر یہ آیت جسے اللہ تعالے نے بڑے شد و مد سے زبردست دلیل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ٹھہرایا ہے نعوذ باللہ جھوٹی ٹھہر یگی - اور وہم پرست دلون مین یہ خیال گذر سکیگا کہ ممکن ہو کہ آنحضرۃ صلعم بھی نعوذ باللہ اپنے دعوی مین افترا سے کام لیتے ہون اور مفتری علی اللہ کی نسبت جسقدر وعید خدا تعالے نے اپنے کلام مین فرمائے ہین وہ تمام جھوٹے ٹھہرین گے - لیکن بات یہ ہے کہ خدا کا کلام برحق ہے کیونکہ جیسے یہ بات کہ مفتری علی اللہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے دعوے پر لمبی عمر نہین پاتا - اس کی قول مین پائی جاتی ہے - ویسی ہی یہ بات اس کے فعل مین دیکھی جاتی ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی افترا کیا جاتا ہے تو طبعاً اس کی غیرۃ تقاضا کرتی ہے کہ اس مفتری سے انتقام لے اور ثابت کردے کہ یہ مفتری ہے پھر سلطنتون مین جو کہ ظل الٰہی ہوتی ہین اس کی نظیر موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ایک مصنوعی عہدہ دار یا حاکم پیش کرے اور گاؤن وغیرہ مین معاملہ لیتا پھرے تو بہر کار بہت جلد اُسے گرفتار کرکے سزا دیتی ہے - پس جب مخلوق کی غیرت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خالق کی غیرت کسطرح تقاضا کرے کہ ایک مفتری علی اللہ کو چھوڑ دے پھر فعلی - طور پر ایک اور ثبوت خدا کی غیرۃ کا اس طرح سے ملتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آج تک جس قدر مفتری علی اللہ گذرے ہین اور وہ اپنے افترا پر قائم بھی رہے ہین وہ ہمیشہ خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے ہین ناظرین کے لئے ذیل مین ہم ان کی ایک فہرست بھی پیش کرتے ہین +

اول مسلیمہ کذاب - یہ کذاب بنی قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا اس نے قرآن کریم کے مقابل مین کچھ تحریر بھی نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین نبوۃ کا دعوی کرکے ایک خط حضرۃ رسالت مآب کی خدمت مین لکھا تھا کہ نصف ملک تمہارا اور نصف ملک میرا ہے باہم ملک تقسیم کرلین - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب اُس کو لکھا وہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے

طبرانی نے نعیم بن مسعود سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو لکھا از طرف محمد رسول اللہ بطرف مسیلمہ کذاب - واضح ہو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہتا ہی اُس کو زمین کا وارث کر دیتا ہے اور یاد رکھ کہ انجام کار متقی ہی کامیاب اور مظفر و منصور ہوتے ہین +

اس کذاب نے علاوہ دعوی نبوۃ نماز معاف کردی تھی اور شراب اور زنا کا عام حکم دیدیا تھا کہ یہ سب حلال ہین آخر بعہد خلافت حضرۃ ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ ایک خطرناک لڑائی کے بعد خالد بن ولید کے ہاتھ سے وہ کذاب واصل جہنم ہوا اکیسال سے بھی زیادہ عمر نہین پائی اس کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل ہو گئے تھے

(۲) اسود عنسی یہ کذاب بھی زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مثل مسیلمہ دعویدار نبوۃ ہوا تھا اس کا نام عیہنہ اور اس کے باپ کا نام کعب بن عوف تھا - یہ شخص ہر وقت شراب مین مخمور رہتا تھا اس واسطے اس کا لقب ذوالخمار ہو گیا تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فراغت پاکر بیت اللہ شریف سے واپس ہوکر مدینہ منورہ مین پہونچکر بیمار ہو گئے تو ان کی علالت طبع کی شہرۃ دور نزدیک پھیل گئی اس پر مسیلمہ اور اسود عنسی نے دعوے نبوت کر دیا - مگر رسول اللہ صلعم نے ان کی نسبت رویا مین پہلے سے کل حال معلوم کرکے ان کے انجام سے بھی خبر دیدی تھی +

یہ کذاب یعنی اسود عنسی ایک بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنی شعبدہ بازی سے بڑے بڑے عجائبات دکھلایا کرتا تھا جس سے لوگ حیرۃ مین آکر اس کے پنجے مین گرفتار ہو جاتے تھے اُس نے چھ سو آدمیون کی جمعیت پیدا کرکے شہر صنعا پر قبضہ کر لیا تھا اس کے ہمراہ دو اور شیاطین بھی رہتے تھے جو فن شعبدہ بازی مین بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا اس کذاب کا بڑا زور و شور صرف تین چار مہینے تک رہا - آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے قتل کی خبر خود مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے پانچ روز پہلے دی تھی جو فی الحقیقت صحیح نکلی +

(۳) ابن صیاد یہ شخص یہودی تھا اس کا نام صافی اور اس کے باپ کا نام صیاد یا صائد تھا بچپن سے ہی اس کی فطرۃ ایسی تھی کہ عجیب عجیب تماشہ دکھاتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی شہرۃ سنی تو اس کے پاس گئے اور دل مین ایک لفظ دخان تجویز کرکے پوچھا کہ بتا میرے دل مین کیا ہو وہ فوراً کہنے لگا دُخ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اخسأ فلن تعدو اقدرک یعنی دور ہو تو اپنے اصل کو واپس کہین پائے گا - غرض یہ شخص اس قدر خطرناک سمجھا گیا کہ بڑی جماعت صحابہ نے اسی کو دجال اکبر تسلیم کرلیا تھا مگر بالآخر یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوا تھا مگر پھر بھی صحابہ اُس سے ڈرتے اور اس کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے +

(۴) طلحہ بن خویلد اسدی - یہ شخص بنی اسد قبیلے کا آدمی تھا خیبر کے مضافات مین کسی گاؤن سے حضرۃ ابوبکر صدیق رضی خلیفہ اول کے زمانہ خلافت مین نکلا - فی الاصل یہ کذاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا - اس نے بھی دعوی نبوت کیا تھا اس کی سرکوبی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن الازور کو متعین کیا تھا - بنی اسد کے تمام لوگ ضرار کے ساتھ ہو گئے اور طلحہ کی طاقت ٹوٹ گئی - یہ کذاب کہا کرتا تھا کہ جبرائیل میرے پاس آتا ہے اور اکثر مسجع فقرات بناکر لوگون کو سناتا تھا کہ مجھے وحی ہوئی ہین اور نماز اور سجدہ سے لوگون کو منع کرتا تھا اور یہ حکم دیتا تھا کہ کھڑے ہوکر اللہ کی عبادت کیا کرو - آخر اس کے ساتھ قبائل اسد و غطفان وطے شامل ہو گئے تھے اور اس طرح اس نے بڑا زور پکڑ لیا تھا - نماز اور زکوۃ سے منع کرتا تھا آخر بڑی کشت و خون کے بعد جب قبیلہ اسد اور غطفان مسلمان ہو گئے تھے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا

(۵) سجاح بنت الحرث بن سوید یہ ایک عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی جس نے نبوۃ کا دعوی کیا تھا کل قبیلہ بنی تمیم کے لوگ اس کے پشتیبان ہو گئے اور اس کے ماموں تغلبی تھے - یہ قتل کو شیر مادر سمجھتی تھی جسکو چاہتی فوراً قتل کرا دیتی گرگ پر سوار ہوتی تھی - یہ بدذات عورت یمامہ مین جہان مسیلمہ کذاب رہتا تھا پہونچی - مسیلمہ کو اپنے کذاب ہونے پر یقین تھا اس کے آنے سے گھبرایا - مگر آخر کہلا کر بھیجا کہ مجھکو وحی ہوئی ہے کہ جو ہم سے غالب وہ دوسرے کا تابع ہو جائے - اس پر سجاح نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی - آخر ایک خیمہ مین اُن دونون کی باہم ملاقات کی - آخر جماع کی ٹھہرائی اور مرتکب زنا ہوئے اس کے بعد سجاح نے اپنی نبوۃ مسیلمہ کذاب کے سپرد کرکے خود نبوۃ سے دست بردار ہو گئی اور باہم نکاح کر لیا اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ نماز فجر اور عشاء معاف کر دی گئی +

بالآخر یہ عورت بزمانہ خلافت حضرۃ معاویہ تائب ہوکر صدق دل سے مسلمان ہو گئی تھی اور بصرہ مین مدت مدید تک رہ کر فوت ہو گئی اور سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ ادا کی +

(۶) مختار - یہ کذاب قبیلہ ثقیف سے برآمد ہوا تھا اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا اور ہمیشہ اپنے خطوط مین من مختار رسول اللہ لکھا کرتا تھا - اس کی خبر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی چنانچہ مسلم مین ہو - ان فی ثقیف کذاباً و مبیراً رواہ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر والترمذی عن ابن عمرو والطبرانی عن سلامۃ بنت الحر

مسلم نے اسماء بنت ابو بکر سے اور ترمذی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے سلامۃ بنت حر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف سے ایک کذاب پیدا ہوگا۔ اس نے بڑے بڑے فساد اور جنگ وجدال کئے آخر کار قید ہوکر ہلاک ہوا۔

(۷) شاعر متنبی اس کا نام احمد اور اس کے باپ کا نام حسین تھا کوفہ اس کا مسکن تھا کنیت اس کی ابوالطیب تھی۔ شام کے ملک میں جاکر علم ادب کے سیکھنے میں معروف ہوا۔ اور کلام عرب پر ایسا قادر ہوا کہ بلا تکلف نظم ونثر کہہ سکتا تھا کتب لغت میں بکثرت مطالعہ کیا۔ اس نے ایک بڑا دیوان بھی نظم کیا آخر نبوۃ کا مدعی ہوا اور قبیلۂ بنی کلب اور دیگر قبائل کے لوگ بکثرت اس کے تابع ہوگئے لیکن امیر حمص نے اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس پر چڑھائی کی اور اس کو اسیر کر لیا اور اس کی جماعت کو پراگندہ کر دیا اور وہ بالآخر تائب ہوگیا اور بعض کہتے ہیں کہ سنہ ۳۵۴ ہجری میں ایک شعر کے کہنے پر بحکم سیف الدولہ قتل کیا گیا۔

(۸) بہبوذ۔ یہ کذاب قوم زنج کا سرگروہ تھا اس نے بڑی جمعیت پیدا کر لی تھی اور وہ بصرہ پر چڑھ آیا۔ اور بہت علاقہ پر متصرف ہوا لاکھوں مخلوقات خدا کو نہ تیغ اور بیشمار بندگان خدا کو بے خان ومان کر دیا۔ اس نے یہ دعوی کیا تھا کہ میں خدا کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں اور مجھ پر غیب کی خبریں کھول جاتی ہیں۔ اس کے دعوے کرنے کے تھوڑے عرصے بعد معتمد علی اللہ خلیفہ عباسی کی فوج نے اسے قتل کر ڈالا اور اس کا سر کاٹا گیا اور بغداد میں ایک نیزہ پر نصب کر کے بازاروں میں پھرایا گیا۔

(۹) یحیی بن زکرویہ قرمطی نے بکثرت لوگ پیدا کر کے ایک بڑا زور پکڑ لیا اور اپنا سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن مجید کی آیات نازل ہوتی ہیں۔ حاجیوں پر لوٹ مار کرتا تھا اور بغداد کے آس پاس کے علاقہ کو تباہ کر رکھا تھا آخر خلیفہ مکتفی باللہ نے ایک فوج جرار بھیجکر اس کو شکست فاش دیکر قتل کیا اور صرف ایکسال تک اس کا شور رہا۔

(۱۰) عیسی بن مہرویہ۔ یہ شخص بھی قرمطی تھا۔ یہ کذاب یحیی بن زکرویہ کا چچا زاد بھائی تھا اس نے اپنا لقب مدثر ظاہر کیا اور امیر المومنین مہدی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ایک بڑی جمعیت پیدا کر کے شام کے ملک پر حملہ آور ہوا۔ اور بڑی خونریزی اور فساد کیا آخر خلیفہ مکتفی باللہ کی جرار فوج کے ہاتھوں قتل کیا گیا اور ایک مدۃ قلیل میں ان کے شر سے زمین پاک صاف کی گئی۔

(۱۱) سلیمان قرمطی۔ اس کی کنیت ابوطاہر۔ اس کے باپ کا نام ابوسعید۔ جب اس کا باپ ابوسعید اپنے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا تو بموجب وصیت پدری اس کا بڑا بیٹا سعید اپنے باپ کا قائم مقام کھڑا ہوا لیکن ابوطاہر سلیمان اپنی چالاکی کی وجہ سے غالب آیا اور خانہ کعبہ میں جاکر حجر اسود کو اکھیڑ لیا اور بلند آواز سے للکارنے لگا کہ میں خدا ہوں اور میں ہی خلقت کو پیدا اور فنا کرتا ہوں لیکن غیرت خداوندی نے اس کو بڑی مہلت نہ دی اور جدری کی بیماری بھیجکر اس کو ذلت سے ہلاک کر دیا۔

(۱۲) ابوجعفر محمد بن علی شلمغانی۔ جو ابوالغراقر کے نام سے مشہور تھا۔ راضی باللہ خلیفۂ عباس کے عہد سلطنت میں ظاہر ہوا مذہب کا شیعہ تھا شروع شروع میں یہ اپنے عقیدے کو مخفی رکھتا تھا لیکن جب بڑے امیر اس کے ہم عقیدہ ہو گئے تو پھر علانیہ خدائی کا دعویدار ہو گیا۔ اور انبیاء کو خائن قرار دیتا شریعت محمدی کو بالکل الٹ پلٹ دیا۔ ملائکہ کی نسبت کہتا کہ وہی فرشتہ ہے جو اپنے نفس کا مالک ہو۔ اور حق کو پہچانتا ہو اور جنت بجز اس کے کوئی چیز نہیں کہ نفس اور حق کی معرفت حاصل ہو اور عدم معرفت کا نام دوزخ۔ اور روزہ رمضان اور صلوۃ مفروضہ کا ترک کرنا بھی عبادۃ ہے۔ نکاح کرنا فضول امر ہیں۔ بلکہ تمام فروج حلال ہیں۔ ہر ایک شخص کو مجاز ہے جس عورت سے چاہے مباشرت کرے۔ تناسخ کا قائل تھا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲۔ لیکن خلیفہ راضی باللہ نے اس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر عظیم روانہ کر کے اس کو معہ اس کے ہمراہیوں کے قید کر لیا اور سولی پر چڑھا کر دار البوار کو بھیجا۔

(۱۳) سنہ ۳۲۲ ہجری میں بعہد خلافت راضی باللہ قریہ باسند میں جو ملک صغانیان کے مضافات سے ہے ایک شخص نے نبوۃ کا دعوی کیا۔ اس پر فوج در فوج اور گروہ در گروہ اس کے تابع ہو گئے اور اس قدر ظلم اختیار کیا کہ جو اس کی تکذیب کرتا اس کو قتل کر ڈالتا۔ چنانچہ ایک کثیر مخلوقات اس کی تعدی سے ہلاک ہو گئی۔ بڑا ہی شعبدہ باز تھا اپنی شعبدہ بازی کو خوارق عادات ظاہر کرتا تھا۔ ایک حوض میں ہاتھ ڈالتا اور دیناروں کی مٹھی بھر لاتا آخر ابوعلی بن محمد بن مظفر حاکم صغانیان نے ایک جرّار فوج اس کے مقابلہ میں روانہ کی اور ایک بھاری جنگ کے بعد اس کو سخت تنگ کیا گیا۔ اور وہ ایک بلند پہاڑ پر چڑھ گیا۔ مگر سپاہیوں نے ہمت کر کے اس کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر حاکم وقت کے پاس لے گئے۔ اور اس کے معتقدین کی بھاری جماعت کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ اور اسطرح اس کذاب کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔

(۱۴) قبیلہ سوادیہ میں ایک شخص سنہ ۴۹۹ ہجری میں نہاوند میں ظاہر ہوا۔ جس نے نبوۃ کا دعوی کیا۔ اور اس نے اپنے چار اصحاب کا نام ابوبکر، عمر، عثمان وعلی رکھا ہوا تھا۔ اس وقت خلیفہ مستظہر باللہ کا دوران حکومت تھا۔ سوادی قبیلہ کی کثیر جماعت اس کے ساتھ ہو گئی اور انہوں نے اپنے سارے املاک اور مال ودولت اس کے سپرد کر دئے تھے۔ آخر شاہی فوج کے ہاتھ سے پکڑا گیا اور بہت جلد اس کا سر قلم کر کے صفحۂ دنیا سے اس کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔

(۱۵) استاذ سیس۔ ملک خراسان میں بعہد خلافت خلیفہ منصور عباسی سنہ ۱۵۰ ہجری میں ظاہر ہوا۔ اہل ہرات وباذغیس وسجستان وغیرہ اس کے ساتھ ہو گئے۔ اخشم حاکم مرو روز نے اس کا مقابلہ کیا مگر استاذ سیس کے ساتھ تین لاکھ بہادر سپاہی تھے اخشم نے ہزیمت اٹھائی۔ پھر خلیفہ منصور نے حازم نے بفرمان خلیفہ ایسا ہی کیا۔ بڑی بھاری لڑائی ہوئی استاذ سیس کے ستر ہزار آدمی مارے گئے اور استاذ سیس معہ اولاد چودہ ہزار متعلقین کے اسیر ہوا صرف ایک ہی سال میں اس کا کل تانا بانا ملیا میٹ کر دیا گیا اس کذاب نے بھی دعوی نبوۃ کر کے فسق کا عام رواج دیا تھا اور راہزنی کو اپنا پیشہ بنا لیا تھا۔

(۱۶) عطا۔ یہ شخص مقنع کے نام سے مشہور تھا۔ قصبہ کادہ کا رہنے والا تھا جو مضافات مرو میں ہے۔ ذات کا دھوبی تھا۔ خدائی کا دعوے کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالے نے تمام انبیاء میں حلول کرتا رہا ہے اور اب مجھ میں حلول کیا ہے نخشب میں چاند بنایا تھا۔ تناسخ کا قائل تھا چونکہ نہایت کریہ منظر اور پستہ قد تھا چہرہ پر طلائی برقع رکھتا تھا خلیفہ مہدی نے اس کے مقابلے میں ایک لشکر عظیم روانہ کیا۔ وہ ایک قلعہ میں محصور ہو گیا اور جب اس کو یقین ہو گیا کہ اب کوئی صورت بچاؤ کی نہیں رہی تو اپنی بیوی اور بچوں اور لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر جانا چاہتا ہے وہ آگ میں میرے ساتھ کود پڑے چنانچہ وہ معہ کل رفقاء کے آگ میں جلکر مر گیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹ واقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹۔

(۱۷) عثمان بن نہیک۔ یہ شخص ابومسلم خراسان کے لوگوں میں سے ایک سرگروہ اور لیڈر تھا۔ اس کی نسبت اس کے تابعین کہتے تھے کہ حضرۃ آدم کی روح اس میں حلول کر گئی ہے اور یہ ان کا رب منصور ہے اور ہیثم بن معاویہ جبرائیل ہے۔ اس پر منصور ان پر غضبناک ہوا اور دو سو چیدہ چیدہ آدمیوں کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا۔ اس پر لوگوں کی ایک کثیر جماعت منصور کے محل پر چڑھ آئی لیکن عثمان بن نہیک بھی تھا معن بن زائدہ نے ان سب کو مار کر واصل جہنم کیا۔

(۱۸) دامیہ۔ یہ ایک عورت تھی جس نے سنہ [illegible] ہجری میں نبوۃ کا دعوے کیا تھا یہ سوڈان کی رہنے والی تھی۔ اکثر سوڈانی لوگ اس کے تابع ہو گئے مگر اسی طرف کے مسلمانوں نے اسے پکڑ کر مار ڈالا۔

(۱۹) لا۔ یہ شخص ملک مغرب میں نکلا اور نبوۃ کا دعوی کیا۔ اپنے نبی ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ لا نبی بعدی۔ یعنی میرے بعد ایک نبی آئیگا جس کا نام لا ہوگا آخر تھوڑی مدت کے بعد قتل ہوا۔

(۲۰) ایک اور عورت نے بھی اس حدیث لا نبی بعدی کو پیش نظر رکھکر دعوی کیا کہ میں نبیہ ہوں کیونکہ حدیث میں لا نبی بعدی ہے یہ کہاں ہے کہ لا نبیۃ بعدی یعنی مرد نبی کی نفی کی گئی ہے کسی عورت کی

ملفوظات مولانا عبد اللطیف خانصاحب شہید

رضی اللہ عنہ

درشان حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم العظیم

نور شمع جمال

نہ جائے حرف و نہ جائے مقال

دوائے درد اثقال

عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
عجب مبارک و اطیب بایں قمر آمده
زحسن و دریع جمالش ملک بحیرت ماند
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
ہمہ رویان ارم داغ بر جگر آمده
زبرق تیغ جبینش کہ شرمی بارد
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
بجز لقائے جبینش کہ معنبر آمده
جمال و لطف و ملاحت زہر خوبانست
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
زبرق روئے نگارم بشان خبر آمده
تپش اگر روش ہتاع عالم سوخت
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
رخ نگار جہان حجت اکبر آمده
بباغبان ارم قرده زبان برسان
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
ببین کہ باغ نگارم بہار و بر آمده
بمہر شاه ابد عزت و وفا دارد
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
بدم تیغ قلم کاشف مضمر آمده
ز نور غرۂ رحمٰن نظر ہے دارد
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
بنظم و نشر مصرح بے خبر آمده
کجاست عیسیٰ مریم کہ دم زند بسخن
عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده
فقط بگلوئے ایاک ہما اختر آمده

محمد است بگیسوئے معطر آمده
ہلال ماه جبینش بادب باید دید
محمد است بگیسوئے معطر آمده
کہ آفتاب شریعت بحر و بر آمده
رخش زگلشن رضوان عرق ہمی ریزد
محمد است بگیسوئے معطر آمده
خور سمائے علی رایجان خطر آمده
زظلم و ظلمت دوران بجاه ممکن نیست
محمد است بگیسوئے معطر آمده
ہمہ رویان ارم حجت و ہنر آمده
حجاب و حسرت و حیرت گرفت ماه رویان
محمد است بگیسوئے معطر آمده
حکم عدل زبہر جن و بشر آمده
بنازد غنچ و ضلال و کمال مستی خواب
محمد است بگیسوئے معطر آمده
کہ زگلزار این حجت محشر آمده
روشن بطلعت روشن جہان حسرت و غم
محمد است بگیسوئے معطر آمده
نقادیان امام مہر و ماه دخور آمده
بنوک خنجر مژگان اشارتے دارد
محمد است بگیسوئے معطر آمده
ببین کہ فاتح خزائن گوہر آمده
زسر طلعت لاتدرکہ الابصار جہان
محمد است بگیسوئے معطر آمده
مسیح ماست بگیسوئے معطر آمده
خمار چشم خمارش غبار آیا سوخت
محمد است بگیسوئے معطر آمده

عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمده

وصلی اللہ علی سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین جسمہ مطہر منور معطر معنبر بیضی کا لولو المنشور نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ملفوظا محمد بن احمد غلام غلام احمد

قرآن شریف کسطرح مصدق ہے

قرآن شریف میں اکثر یہ ذکر آیا کرتا ہے کہ یہ قرآن شریف سابقہ کتب کا مصدق ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ سابقہ کتب کی ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہے اور جو کچھ رطب و یابس ان میں پایا جاتا ہے قرآن شریف ان کو تسلیم کرتا ہے بلکہ یہ تصدیق ان عظیم الشان امور کی ہے جو مدار نجات ہے قرآن شریف میں اس تصدیق کے متعلق تصدق یا التصدیق کے کلمات استعمال نہیں ہوئے بلکہ مصدق کا حکم استعمال ہوا ہے اور یہ تصدیق کئی طرح سے ہے +

(اول) جن باتوں کو کتب سابقہ نے بے دلیل بیان کیا ہے قرآن شریف ان کو مدلل طور پر بیان کرتا ہے مثلاً خدا کی تعظیم جس میں توحید بھی شامل ہو اور مخلوق کی شفقت +

(دوم) جن ضروری امور پر مدار نجاۃ ہے ان کو بار بار مختلف پیرایہ میں بیان کرتا ہے اور یہ تکرار ان اصول کی حقہ کی تصدیق کرتی ہے جو کہ کتب سابقہ میں ہیں +

(سوم) اس تصدیق کے لئے عملی ثبوۃ پیش کرتا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح کی جزو لگاتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ اگر باور نہیں کرتے تو عمل کرکے دیکھلو جیسے گذشتہ راست باز ان اصولوں پر چلکر کامیاب ہوتے تھے تم بھی ہوجاؤ گے +

(چہارم) وہ بشارتیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپکے وجود پر موقوف تھیں اپنی ذات سے ان کی تصدیق کی۔

آیات قرآنی کی تفہیم

قرآن کریم کی آیاۃ دو قسم کی ہیں جیسی کہ قرآن نے خود ان کی تفہیم کی ہے ایک محکمات اور ایک متشابہات محکم سے مراد آیاۃ قرآنی ہیں کہ جن کو ہر ایک شخص اپنے اپنے علم کے مطابق سمجھ لیتا ہے اس میں کسی خاص آیت کی تخصیص نہیں ہوسکتی کیونکہ ہر ایک کا دماغ اور علم اور قیاس اور فکر الگ الگ ہے کسیکو کوئی اور کسی کو کوئی ایسی طرح سمجھ آجاتی ہیں کہ ان پر ان کو کوئی شبہ اور قبض نہیں رہتا اور دل یقین پکڑ جاتا ہے کہ اسے خوب سمجھ لیا ایسی آیات کو محکمات کہتے ہیں دوسری وہ آیات کہ جن کی سمجھ نہ آئی ہو ان کی بھی تخصیص نہیں ہوسکتی۔ ممکن ہے کہ چند آیات ایک شخص کے نزدیک محکمات سے ہوں غرضیکہ جن آیات کی سمجھ نہ آئی ہو ان کو متشابہات کہتے ہیں۔ جب انسان قرآن پڑھتا ہے اور سمجھکر پڑھتا ہے تو بعض حصہ قرآن کا اس کی تلاوت میں ضرور ایسا آتا ہے جس کے سمجھنے کی اسے ضرورت ہو وہی متشابہ ہوتا ہے اس کے حل اور تفہیم کے لئے خدا نے یہ راہ تبلائی ہے کہ ان کی حقیقت اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوتی ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ ۳ ایسے موٹے طریقہ ہیں جن سے ہر ایک انسان اپنی متشابہ آیت کو خدا تعالےٰ کی تعلیم سے حل کر لیتا ہے +

اول۔ یہ کہ اس آیت کے معنے خود قرآن کریم میں دوسری جگہ تلاش کرے +

دوم۔ بذریعہ دعا کے اللہ تعالےٰ سے اس کا حل اور تفہیم چاہے تو خدا اوسے انشراح صدر عطا کردیگا +

(سوم) احادیث صحیحہ میں اس کی تفسیر تلاش کرے کہ آنحضرۃ صلعم نے اُسے کسطرح سمجھا اور کیا معنے علماً یا عملاً کئے +

ن ۔د

صحابہ کا ایمان اور اس کی نتائج

صحابہ رضی اللہ عنہ کا عجب ایمان تھا ان کے واقعاۃ پڑھنے سے ہمیشہ حیرۃ ہوتی ہے اور بار بار نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے کہ کس طرح آپنے ان کے اندر ایمان کی روح نفخ کردی تھی ایک صحابی رضہ کی ایک بیوی تھی جس سے ایک لڑکا تھا جو کئی دنوں سے بیمار رہتا ایکدن وہ صحابی رضہ باہر اپنی کاروبار پر گئے تھے کہ پیچھے وہ لڑکا فوت ہوگیا۔ بیوی نے سوچا کہ میرا خاوند سارے دن کا تھکا ماندہ آویگا اور خدا جانے کیا کیا خیال اس کے دل میں آوینگے اس لئے آتے ہی اُسے اس کی وفاۃ کی خبر دینی مناسب نہیں ہے چنانچہ اس عورۃ نے غسل کیا عمدہ کپڑے پہنے اور عمدہ کھانا پکاکر طیار رکھا۔ جب خاوند آیا تو اس نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے بیوی نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا سانس بہت آرام میں ہے۔ صحابی کو اس سے بہت خوشی ہوئی کھانا کھایا۔ اور بیوی کا بناؤ سنگار دیکھکر معاشرۃ بھی کی اور بستر پر آرام فرمایا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ لڑکا فوت ہوگیا ہے اُسے گاڑ آؤ اور ہم نے ایسے بھی سنا ہے کہ اس عورت نے سوال کیا کہ اگر کسی کی امانت ہو اور وہ واپس مانگے تو اس کے دینے میں انسان کو رنج تو نہ کرنا چاہئے خاوند نے کہا نہیں۔ تب عورۃ نے اظہار کیا کہ یہ بچہ خدا کی امانت تھی اس نے واپس لے لی +

کیا ایمان تھا اور کیسا ایمان تھا اور اس ایمان سے ان کو کیا کیا کامیابیاں ہوتی تھیں وہ بھی سن لو کہ اس عورۃ کی اس صبر

کسر صلیب

اگر انسان خدا ہو سکتا ہو تو اب عیسائیون کو چاہیئے کہ خود مسیح تو ایک باسی خدا ہو گیا جسے چہرہ چھپائے ہوئے دو ہزار برس ہو چلے ہین اُسے چھوڑ کر پگٹ کو خدا مان لین کیونکہ یہ تازہ خدا ہے اُس نے ابھی جنم لیا ہے تازی شے باسی سے اچھی ہوا کرتی ہے ٭

اگر یورپ کے لوگ پگٹ کی خدائی پر تمسخر کرتے ہین اور اسے دیوانہ سمجھتے ہین تو یہ ان کی نادانی ہے جس حالت مین وہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح انسان تھا اور خدا تھا تو کیا وجہ ہے کہ اُس کے بعد کوئی اور انسان خدا نہین بن سکتا بلکہ اس وقت کی موجودہ حالت نے بتلا دیا ہے کہ سابقہ یسوع خدا کا کفارہ عیسائیون کی روحانیت کے لئے ناکافی ثابت ہوا ہے اب ایک اور یسوع خدا کفارہ ہو تو شاید دو کفارون سے کوئی نتیجہ نکلے۔ پھر جس حال مین کہ یورپ کے دماغ انسان کو خدا تسلیم کرنے کے عادی ہوئے ہوئے ہین تو اب ان کو کسی دوسرے انسان کو خدا ماننے مین کیون تامل ہے ٭

پگٹ کے خدا ماننے مین عیسائیون کو ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ مسیح کی ولادت کی نسبت جو سُبکی ان کو یہود یون کے سامنے ہوتی ہے وہ مسٹر پگٹ کے خدا ماننے سے نہ ہوگی عیسائیون کے نزدیک ایک زیادہ بیوی کرنا زنا کاری ہے اور چونکہ یسوع داؤد کی اولاد کہلاتا ہے اور داؤد کی بیویان ایک سے زیادہ تھین پس اس صورت مین یسوع کی ولادۃ کی نسبت شبہ پیدا ہو سکتا ہے اور یہ امر ثابت کرنا مشکل ہے کہ ان کی بڑی نانی حضرۃ داؤد کی بیوی تھی تو اس طرح سے نسبی شرافت مین جو ایک بٹا یسوع کے خدا ماننے مین لگتا ہے وہ پگٹ کے خدا ماننے مین عیسائیون کو نہ لگیگا کیونکہ پگٹ کے آبا و اجداد نے بحیثیت ایک عیسائی ہونے کے ایک سے زیادہ بیوی نہ کی ہوگی کہ جس سے ان پر زنا کا حرف آتا اور اس طرح سے یہ خدا بہ نسبت یسوع کے زیادہ شریف النسب ہو سکتا ہے ٭

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء مین عاجز نے دارالامان مین جناب حکیم الامۃ صاحب دام برکاتہ کے درس قرآن مجید سے اکثر نوٹ لکھے تھے۔ چند نوٹ بغرض اندراج اخبار گوہر بار ارسال ہین تا کہ دیگر بھائی بھی مستفیض ہون درج فرما کر مشکور فرما دین اور عنداللہ ماجور ہون۔ والسلام (احقر العباد اللہ داد احمدی کلرک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور)

صفات مومن

الذین یومنون بالغیب

(۱) اقرار باللہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنانا (۳) اس کے فیصلہ کو دل سے قبول کرنا (۴) اس کے مطابق عمل کرنا (۵) اس مین شک و شبہ نہ کرنا (۶) مال کے ساتھ کوشش کرنا (۷) جان کے ساتھ کوشش کرنا (۸) ضروری حکم مین بجز اس کی اجازہ کے نہ جانا (۹) بقدر امکان فرمانبردار بننا (۱۰) تسبیح مین کوشش کرنا (۱۱) تکبر نہ کرنا (۱۲) آرام کے وقت اُٹھکر دعائین مانگنا (۱۳) خوف کرنا (۱۴) امیدوار رہنا (۱۵) اللہ کی راہ مین مقررہ مال خرچ کرنا (۱۶) حکم نبوی کے سامنے اپنے کسی اختیار کو دخل نہ دینا (۱۷) مونہہ سے قبولیت کا اقرار کرنا (۱۸) مونہہ سے فرمانبرداری کا وعدہ کرنا (۱۹) تمام الہی کتابون پر ایمان لانا (۲۰) ملائکہ پر ایمان لانا (۲۱) قرآن شریف پر ایمان لانا (۲۲) تمام رسولون پر ایمان لانا (۲۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا (۲۴) آخرۃ پر ایمان لانا (۲۵) حکم الہی کے مطابق عملدر آمد کرنا (۲۶) رسول کی چال کے مطابق روش اختیار کرنا (۲۷) حکام وقت کی فرمانبرداری کرنا (۲۸) حکام وقت اگر خلاف حکم الہی و رسول صلعم کہین تو اللہ و رسول کے حکم کیطرف جھکنا۔ (۲۹) یہود و نصاری کو جو مخالفت کرتا ہو دوست نہ بنانا (۳۰) اپنے سارے کنبے کو جو اللہ رسول کی اطاعت نکرے تو ان کے ساتھ تعلق نہ رکھنا (۳۱) کسی کافر کو جبکہ وہ اسلام کا مقابلہ کرتا ہو پیار نکرنا (۳۲) محبت الہی مین ترقی کرنا۔ (۳۳) ہجرۃ کرنا۔ (۳۴) جہاد کرنا (۳۵) مومنون کو جگہ دینا (۳۶) ان کی مدد کرنا (۳۷) مومنون مین جنگ ہو تو صلح کرانی (۳۸) تقوی کی راہ اختیار کرنا (۳۹) بیاج کے روپے کو چھوڑ دینا (۴۰) دینی کام مین سست نہونا (۴۱) بہت غم نکرنا (۴۲) کسی بدکار کی مدد نہ کرنا (۴۳) ناپنے مین کمی نہ کرنا (۴۴) تولنے مین کمی نکرنا (۴۵) کسی کے مال کا نقصان نکرنا (۴۶) کوئی مفسدانہ بات نہ کرنا (۴۷) باہمی مصالحت سے زندگی پوری کرنا (۴۸) دین الہی کی باتون کو سنکر ایمان کو بڑہانا (۴۹) اللہ تعالی کے بتائے ہوئے اسباب پر بھروسہ کرنا (۵۰) اللہ تعالے کی نارضامندی کی راہون سے خوف کرنا (۵۱) نماز کو ٹھیک درست رکھنا (۵۲) حج کرنا (۵۳) خدا تعالے کی عظمت سنے یا اسے لکھی ہوئی دیکھے تو اس سے خوش ہونا (۵۴) جس تحریر مین اللہ تعالے کا تذکرہ نہ ہووے اس کو ناپسند کرنا اور جس مین زیادہ تذکرہ ہو اس کو پسند کرنا (۵۵) قدر خیر و شر کا ماننا (۵۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان سے محبوب سمجھنا (۵۷) باہمی محبت کرنا (۵۸) امین بننا (۵۹) روزہ رمضان کا رکھنا (۶۰) زنا سے بچنا (۶۱) چوری سے بچنا (۶۲) ڈاکہ زنی سے بچنا (۶۳) شرب خمر سے بچنا (۶۴) صبر کرنا (۶۵) وسعت حوصلہ کو کام مین لانا (۶۶) رستون کو صاف رکھنا (۶۷) حیا کرنا (۶۸) اچھا خلق اختیار کرنا۔ (۶۹) حب للہ و بغض للہ کرنا (۷۰) دین الہی کے مددگارون سے پیار کرنا (۷۱) جود و سخا اختیار کرنا (۷۲) کثادہ پیشانی رہنا (۷۳) صحابہ سے عداوت نکرنا (۷۴) اہلبیت کی محبت رکھنا خصوصاً علی رضی اللہ تعالے عنہ سے (۷۵) بلا پر صبر کرنا (۷۶) آسودگی کے وقت شکریہ کرنا (۷۷) رضا بالقضا رہنا (۷۸) دشمنون کے مصائب پر خوش نہ ہونا (۷۹) آخرۃ کی محبت و دنیا سے سرد مہری کرنا (۸۰) فضولی سے خواہ لباس مین ہو یا خوراک مین یا مکان مین ہو احتراز کرنا و بچنا۔ فقط عاجز اللہ داد احمدی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

ہر کہ نوشیدہ شراب دیدان دلدار خویش | فارغ افتاد آن دل از گلشن و گلزار خویش
جلوہ یار ازل موسی کند ابن السبیل | صد ید بیضا نہفتہ اندر این اسرار خویش
سجدہ گاہ آسمان و قمر و خورشید و جہان | یوسفے او فتادہ اندر چاہ از گفتار خویش
شعلہ عشقش زلیخا را خریدار آورد | بر سریر مکرمت جا داد و خوردار خویش
گوہر مقصود از غار حرا باز آورد | آن یتیمے بے پدر با گرمی بازار خویش

.....

کشت دل از وی بیاد آمد در نظر نکرد | بر سر حالش کریم و تا در و داد از خویش
حبذا او طوطی باغ محمد حبذا | از در گلہا کند انت عیان تمار خویش
جرعہ از مستی بعشاق نبے آن سیدی | نازمستی کام بر کرند عدو یار خویش
اے طبیب آر سر رحمت بحال ما گرا | نظر شیرینت دوا ئے این آزار خویش
در دو ادرمان نباشد جز نگاہی تو لطف | ہست الفت یکجہت در مہر تو سرار خویش

عمر آزردہ بپنا ہے روئے تو جوید ہے
تا بر داز بہر وصلت از درون زنار خویش

افغانون اور کشمیریونکی اصل

مضمون حافظ عبد العلی صاحب بی اے مترجم از سول ملٹری گزٹ لاہور

اس امر پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بڑے بڑے مصنفین اس اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہین کہ افغان اور کشمیری دراصل دس گم شدہ بنی اسرائیل فرقون کی اولاد مین سے ہین ان چند سطور کے لکھنے والے نے بھی جو کچھ تھوڑا بہت لکھا ہے وہ اسی مضمون پر لکھا ہے لیکن وہ امید کرتا ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہوگا ❊

یہ ایک مشہور اور تاریخی واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی دس قومین قید کر کے ایران مین لاکر بسائی گئین دنیا مین اب جتنے یہودی نظر آتے ہین وہ صرف باقی ماندہ دو قومون کی اولاد مین سے ہین کیونکہ یہ دو قومین اس تباہی و خستگی سے بچ گئی تھین جو کہ ان کی دوسرے بھائیون کو نصیب ہوئی تھی۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ آیا ان دس قومون کا بھی کوئی پتہ ہے۔ اور کیا وہ کوئی اپنا جانشین چھوڑ گئے ہین یا نہین۔ یہ ایک سوال ہے جس پر بہت سارے محققین کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت ساری رد و کد۔ جرح قدح کے بعد اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ افغانستان اور کشمیر کے باشندے دراصل انہی گم شدہ بنی اسرائیلیون کی اولاد سے ہین اس پر بہت سارے ثبوت پیش کئے جا چکے ہین اور اصل بات تو یہ ہے کہ بعض ثبوت ایسے اس درجہ و پایہ کے ہین کہ سوائے ماننے کے اور کچھ بن ہی نہین آتی اگر ان کے علاوہ اور کوئی ثبوت ہمارے پاس افغانون اور کشمیریون کو یہودی النسل ثابت کرنے کے لئے نہ بھی ہون تو بھی وہ ثبوت کافی سے بھی زیادہ ہین جنہین سے چند مختصراً ذیل مین درج کئے جاتے ہین ❊

اول ثبوت روایت

اعلیٰ خاندان افغانیہ کا اس بات پر اتفاق ہونا اور نسب نامون کا ان کی تائید کرنا اور اس پر طرہ یہ کہ تمام قوم کا اس بات پر متفق الرائے ہونا کہ وہ یہودی الاصل ہیں۔ یہ ایسے امور ہین کہ یونہی لاپرواہی سے نہین چھوڑے جا سکتے۔ قوم کی قوم کا اس ایک بات پر متفق ہونا ایک ایسا امر ہے کہ حقیقت سے خالی نہین ہو سکتا اور لطف یہ ہے کہ نسب نامے اس امر پر گواہی دیتے ہین کہ درحقیقت یہ قوم بنی اسرائیل کی اولاد مین سے ہین۔ ان کا دعویٰ کوئی آج سے نہین بلکہ مدت مدید سے یہی دعوےٰ چلا آتا ہے۔

ہر ایک پشت بعد دیگرے یہی دعویٰ کرتی رہی ہے اور بڑے وثوق سے کرتی رہی ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ یونہی نہین چھوڑا جا سکتا ❊

میرے خیال مین اس سے زیادہ کوئی اعلیٰ ثبوت ہی نہین ہو سکتا کہ قوم کی قوم کا بلا کم و کاست ایک امر پر اتفاق ہو اور نہ یہ قومی اتفاق یونہی رد کیا جا سکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ دعوی آج کا نہین۔ زمانہ دراز سے یہ قوم اس دعوے پر ثابت قدم چلی آئی ہے اور اس دعوے کو اور زیادہ پختہ کرنیوالی بات یہ ہے کہ اور کوئی قوم دنیا مین موجود نہین جس کا یہ دعوی ہو پس اس حالت مین جبکہ ایک شخص مدعی ہو اور دلائل بین رکھتا ہو اور پھر ساتھ ہی کوئی اور دعویدار کھڑا نہین۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ متنازع فیہا اس شخص کے حق مین فیصل نہوگا ضرور قانون اسی کو حق دار کہیگا۔ پھر افغانستان ایران کی حدود پر واقع ہے کیا یہ اغلب نہین ہے کہ کسی ظلم و تعدی کے باعث وہ نقل مکانی کے لئے مجبور ہوئے ہون اور ایسا ہوتا رہا ہے اور پھر ان کی نقل مکانی بھی مشرق کی طرف ہونی چاہئے کیونکہ مغرب کی طرف تو ظالم کا زور تھا اور سوائے مشرق کی طرف نقل مکانی کرنے کے اور کوئی راہ مخلصی کی باقی نہ تھی انھون نے ضرور ایسا کیا اور اپنی دن دونی رات چوگنی ہونیوالی قوم کے لئے ان ہی فراخ میدانون پر قابض ہو گئے۔

دوسرا ثبوت جسمانی مشابہت کا

اس امر کی توضیح و استحکام اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ افغانون کی شکل و شباہت بالکل یہودیون کی سی ہے۔ ان کی وضع قطع ان کے دعوے کے اثبات مین ایک اور زیادہ دلیل ہو کر ان کے بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دی رہی ہے۔ کشمیری یہودیون سے افغانون کی نسبت اور بھی زیادہ مشابہ ہین اور قابل غور امر یہ ہے کہ ان افغانون اور کشمیریون کی اپنی ہمسایہ قومون مثلاً ہندوؤن اور چینیون سے بالکل مشابہت نہین ان کے خط و خال بالکل بنی اسرائیلی ہین اگر کسی افغان کشمیری اور یہودی کو ایک ہی سٹیج پر کھڑا کر دیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی شباہت مین بہت ہی کم فرق ہے ❊

تیسرا ثبوت پوشاک کا

اگر ان کے لباس اور پوشاک کی طرف دیکھا جاوے تو بھی ہم یہ ہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہین کہ آخر ہمسایہ قومون کی اور کوئی نہین تو پوشاک مین ضرور کچھ نہ کچھ مشابہت ہونی چاہئے مگر یہان معاملہ ہی اور ہے۔ ہمسایہ قومون کی دھوتئین اور قمیضین تو ان کی شلوارین اور لمبے کرتے ہین (اس لباس کا ذکر انجیلون مین بھی ہے)

چوتھا ثبوت رسومات کا

ان کی بہت ساری رسومات و کرتوتین یہودیون سے بالکل مشابہ ہین مثلاً افغانون مین شادی اور نسبت مین کوئی فرق نہین منسوب شدہ جوڑا بڑی آزادی سے ایک دوسرے سے مل سکتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیاہ سے پہلے ہی دلہن حاملہ ہو جاتی ہے (گویا نسبت ہی قائم مقام بیاہ کی ہوتی ہے)

پانچوان ثبوت اخلاق و عادات کا

اخلاق و عادات مین بھی کوئی فرق نہین۔ جیسے یہودی۔ غضبناک خود غرض۔ موہنہ زور۔ بے لگام بیوقوف۔ جاہل۔ تند۔ خونخوار۔ بھدے۔ سرکش غریبی اور سخت دل ہوتے ہین ویسے ہی افغان بھی ❊

چھٹا ثبوت اسمائے معرفہ

افغان نہ صرف خود بنی اسرائیلی ہونیکا دعوی کرتے ہین بلکہ ان کی قومون ان کے دریاؤن ان کے پہاڑون اور ان کی جگہون کے نام بھی ظاہر کرتے ہین کہ وہ بنی اسرائیلی ہین ان نامون کی ایک مختصر سی فہرست قابل ملاحظہ ہے (۱) موسیٰ خیل (قوم موسیٰ) (۲) تخت سلیمان (۳) کوہ مری (کوہ مریم) (۴) کوہ سلیمان (سلیمان کا پہاڑ) (۵) سلیمان زئی (سلیمان کی قوم) (۶) داؤد زئی (داؤد کی قوم) (۷) یوسف زئی (یوسف کی قوم) (۸) درہ خیبر (عرب کے شمال مین ایک درہ خیبر ہے جو کہ یہودیون کا ایک بڑا مضبوط قلعہ تھا)

ساتوان ثبوت افغانستان و کشمیر کے شہرونکے نام

گو یہ ثبوت چھٹے ثبوت کے عنوان کے نیچے آسکتا تھا مگر ایک خاص ضرورت اور اصلیت نے مجھے مجبور کیا کہ اس کو ایک علیحدہ عنوان دیکر لکھون۔ افغانستان اور کشمیر مین بہت سارے ایسے شہر ہین کہ جن کے نام شام کے پرانے شہرون سے بالکل ملتے ہین اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کر کے چلی جاتی ہے اور آباد ہو جاتی ہے تو ان کو اپنے پرانے گھر کی محبت مجبور کرتی ہے کہ اس کی مانند ایک دوسرا گھر اسی جگہ بنالے اور اپنے وطن کی محبت اس بات کو چاہتی ہے کہ اسے یاد سے نہ بھلایا جاوے۔ پس اس اپنے اصلی وطن کی یادگار مین وہ اپنے اس نئے گھر یا شہر یا گاؤن کا وہی نام رکھتے ہین جس نام کے شہر یا گاؤن یا گھر مین اس کا اصلی وطن ہوتا ہے اور یہی دوسرے نام بتلاتے ہین کہ ان شہرون کے رہنے والے اصل مین یہان کے نہین ہین اور ان کے پہلے وطنون کے نام یہ ہین اس کی عمدہ مثال امریکہ مین پائی جاتی ہے جہان کہ اور یورپ کی قومین جا کر آباد ہوئی ہین وہ اپنے پیارے شہرون اور وطنون کے نام اپنے ساتھ لے گئے ہین اور انہون نے اپنے نئے گھرون کے نام پرانے شہرونکے نام ہی رکھے ہین اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے کہ جہان کہین آدمی جائے اپنے وطن کا نام ضرور ساتھ لیجاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہی حب الوطنی یہان بھی ان دس قومون کے درمیان اپنا کام کر گئی۔ مجھے افغانستان اور کشمیر کے بہت سارے ایسے شہرون کے نام ملگئے ہین جو کہ ....

شناہی شہرون کے نام ہین ذیل مین ایسے نامون کی فہرست دیتا ہون، اور امید کرتا ہون کہ اگر اس نکتہ پر زیادہ توجہ دی دی گئی اور ایسے نامون کے معلوم کرنے کے لئے بہت سا وقت اور محنت صرف کی گئی تو ہم بہت سارے ایسی نامون کے پانے کے قابل ہو جائین گے جو کہ شام افغانستان اور کشمیر مین واقع ہون ہین اخبار بینون کی توجہ زیادہ اس بات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ یہ تحقیق دلچسپی اور کامیابی سے خالی نہ ہوگی۔

افغانستان کشمیر وغیرہ کی جگہون کے نام	کہان واقع ہین: عرض البلد	کہان واقع ہین: طول البلد	قدیمی شام مین اس کے ہم نام مقام	قدیمی شام کے نقشون مین کہان واقع ہین: عرض البلد	قدیمی شام کے نقشون مین کہان واقع ہین: طول البلد	بائبل مین کہان ذکر ہے
	شمال	مشرق		شمال	مشرق	
کابل	۳۴، ۲۹	۶۹، ۵	کابل	۳۲، ۵۱	۳۵، ۱۲	سلاطین ۹ باب ۱۳ مین ذکر ہے
یوناش	۳۴، ۵۲	۷۴، ۱۳	فینشیا	۳۳، ۳۰	۳۵، ۲۵	
بیدا	سرحد پر		سودن اور آجکل بیدا	۳۳، ۳۴	۳۵، ۲۲	۱۸ باب ۲۸ آیت Judges
احمز	لداخ کے نزدیک		حماس	۳۵، ۱	۳۵، ۱۳	
			حمات	۳۴، ۴۷	۳۵، ۳۵	
			مسس	۳۴، ۵۰	۳۶، ۳۹	
گلگت	۳۶، ۰	۷۴، ۱۲	گلگوتھا	۳۱، ۴۷	۳۵، ۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳
			گلگال	۳۲، ۹	۳۴، ۵۹	یشوعا ۴ باب ۱۹ و ۹ باب ۶ و ۵ باب ۱۰
			گلگال	۳۱، ۵۰	۳۵، ۳۰	Judges ۲ باب ۱ اور دوسری جگہون پر
تبت	۳۲، ۰	۸۹، ۵	تبھتھ			۱ Chromcles ۱۸ باب ۸
لاسہ	۲۹، ۳۰	۹۲، ۱	لاشایش	۳۲، ۱۷	۳۵، ۴۰	۱۸ باب ۲۷ و ۲۹ Judges
لداخ	۳۴، ۰	۷۷، ۳۰	لداح			۱ Chromcles ۴ باب ۲۱
لیح	۳۴، ۱۲	۷۷، ۳۹	لیحی ایک ضلع ہے			۱۳ باب ۱۹ و ۱۵ باب ۹ Judges
سورو	۳۴، ۱۰	۷۶، ۰	شور	۳۰، ۵۵	۳۳، ۵	۱۶ باب ۷ و ۲۰ باب ۱ و ۲۵ باب ۱۸ پیدائش
سکیٹ	۳۰، ۳۱	۷۷، ۰	سکوتھہ (حال سکوت)	۳۲، ۵۱	۳۵، ۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ اور دوسری جگہ پر

آٹھوین شہادۃ انجیلی

یہ امر کہ افغان اور کشمیری ان دس گم شدہ اسرائیلی قومون کی اولاد مین سے ہین اس پر انجیل بھی شاہد ہے انجیلون سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح پیدا ہوا تو بعض دانا آدمی مشرق سے ایک ستارے کی رہنمائی سے ملک شام مین یسوع کو سلام کرنے آئے تھے یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ مشرق مین بھی کچھ لوگ تھے جو کہ مسیح کی انتظاری مین تھے اور ان کو اس کے آنے کی کچھ نشانیان بھی بتلائی گئین تہین اور اب مدہ بھی مسیح کے آنے کا سوائے اسرائیلیون کے کسی کو نہ دیا گیا تھا اس واسطے وہ سونا۔ لوبان۔ اور مر والے دانا آدمی جو کہ ستارہ کو دیکھ کر ملک شام مین یسوع کو دیکھنے کے لئے آئے وہ سوائے اسرائیلیون کے اور نہین ہو سکتے۔ جب انہون نے اس ستارہ کو دیکھا تو انہون نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ وہ مسیح جس کی آمد کے لئے وہ نشان مقرر کیا گیا

تھا۔ ضرور شام مین ہے جو کہ ان کا اصلی گھر تھا پیدا ہو گیا ہوگا پس انہون نے اس نئے پیدا ہوئے ہوئے مسیح کو دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر کیا۔

نوین قبر کی شہادۃ

سری نگر مین ایک قبر ہے جو کہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے میرا خیال ہے کہ یہ لفظ بھی ان لوگون کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے یہی لفظ ہے جو کہ ہمین یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر وہ مقام بجائے نبی کی قبر یا کسی احبار کی قبر یا کسی رشی کی قبر کے نام سے مشہور ہوتا تو ہم یہ نتیجے کبھی نہ نکالتے کہ اس ملک کے رہنے والے بھی اسرائیل کی اولاد سے ہین مگر یہ لفظ نبی ہے جس نے کہ ہمین یہ اشارہ دیا ہے کہ ہم کشمیریون کی اصلیت معلوم کرین۔ لفظ نبی ظاہر کرتا ہے کہ جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا وہ بنی اسرائیل ہی تھے اگر وہ ہندؤن کا واعظ یا مسلمانون کا لکچرار ہوتا تو وہ نبی کے نام سے مشہور نہ ہوتا نبی کا لفظ اسرائیلی پیغمبرون پر اطلاق ہوتا ہے مسلمان بھی اپنے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نبی کا لفظ استعمال کرتے ہین مگر ہمین یہان مسلمانون سے کوئی کام نہین کیونکہ کشمیر کا نبی مسلمانون کا نبی نہین ہو سکتا۔

مسلمانون کا نبی صرف ایک ہی ہے جو کہ عرب مین پیدا ہوا اور عرب مین ہی فوت ہوا پس ظاہر ہے کہ سرینگر کا نبی مسلمانون کا پیغمبر نہین ...... وہ ضرور کوئی نہ کوئی اسرائیلی نبی ہے پس دار السلطنت کشمیر مین ایک نبی کی قبر کا موجود ہونا میرے لئے ایک ایسی قطعی شہادت ہے کہ مین وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ کشمیری سوائے بنی اسرائیل کی اولاد ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتے۔ نبی تو سوائے بنی اسرائیل کے اور کہین بھیجا جا ہی نہین سکتا۔ اور یہ کوئی حیرانگی کی بات نہین کیونکہ بنی اسرائیل خدا کی چیدہ اور پسندیدہ قوم تھی اور خدا بھی اپنی نعمتین انپر نبیون کو بھیجکر ہی ظاہر کرتا تھا یہ بات کہ ہم سے گم شدہ تو ظاہر کرتی ہے کہ جیسے خدا ان شام کے پیچھے رہے ہوئے بنی اسرائیلیون مین نبی بھیجکر اپنی خوشنودی ظاہر کیا کرتا تھا اس نے ان دس گم شدہ قومون مین بھی ایک نبی بھیجدیا۔ کیونکہ ایک اجنبی ملک مین رہنے سے ان کے قومی حقوق تو مارے نہین گئے تھے وہ کوئی بنی اسرائیل مین سے خارج نہین ہو گئے تھے۔ اگر خدا نے موسے کو بنی اسرائیل کے پاس جبکہ وہ مصر مین غلامی کی حالت مین رہتے تھے نبی کر کے بھیجدیا تو کیا مشرق مین جبکہ وہ جلاوطنی کی حالت مین تھے کوئی نبی نہ بھیج سکتا تھا؟ دانا آدمیون کا مشرق سے شام مین یسوع کے دیکھنے کے لئے آنا اس بات کو صاف صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ وہ کسی نبی کے آنے کے منتظر تھے اور سری نگر کی قبر ظاہر کرتی ہے کہ آخر ان کی انتظاری بامراد ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے دو بھائی قومون کی نسبت زیادہ مستحق تھے کہ ان کی طرف کوئی نبی بھیجا جاتا وہ دو قومین تھین اور ان مین مسیح ظاہر ہوا مگر ان کی تعداد تو ان سے بدرجہا زیادہ تھی۔ اگر خدا نے ان دو شاخی قومون کے درمیان مسیح بھیجنے سے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو کیون اس نے دس گم شدہ قومون کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا اور اس نے انکار کر دیا۔ سری نگر کی قبر یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہے روایت اور تاریخ دونون اس بات پر متفق ہیر کہ یہ نبی ایک اجنبی تھا اور کوئی ۱۹۰۰ سو برس کا عرصہ گذرا کہ وہ مغرب سے ایک بڑے دور و دراز ملک سے آیا تھا۔ باقی دارد

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح موعود نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیرین بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنے والی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی